12808-دین میں چھلکا نہیں

سوال

اگر کوئی شخص کہے کہ داڑھی منڈوانا اور لباس چھوٹا پہننا چھلکا ہے دین کا اصول نہیں، یا جو کوئی ایسا عمل کرنے والے پر ہنسے تو اس کا شریعت میں حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

یہ کلام بہت خطرناک اور عظیم برائی ہے، کیونکہ دین میں کوئی چیز بطور چھلکا نہیں بلکہ سارا دین ہی مغز اور گودا و اصل اور اصلاح ہے، جو فروع اور اصول میں تقسیم ہے، اور داڑھی اور کپڑا ٹخنوں سے اوپر رکھنے کا مسئلہ فروع میں سے ہے اصل نہیں.

لیکن امور دین میں کوئی چھلکا نہیں، جو کوئی ایسی کلام کرتا ہے خدشہ ہے کہ وہ اس سے دین میں نقص اور اسے مذاق و استہزاء کرنے کی بنا پر مرتد نہ ہو جائے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{کہہ دیجئے کیا تم اللہ تعالی اور اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ مذاق کرتے ہو، کوئی عذر پیش نہ کرو تم ایمان کے بعد کفر کا ارتکاب کر چکے ہو}.التوبۃ(65-66).

اور پھر داڑھی مکمل اور پوری رکھنے اور مونچھیں کاٹنے کا حکم تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری اور سب امور میں ان کے حکم اور نہی کی تعظیم کرنی واجب ہے.

ابو محمد ابن حزم رحمہ اللہ نے داڑھی پوری اور مکمل رکھنے اور مونچھیں کاٹنے میں اجماع ذکر کیا ہے کہ یہ معاملہ فرض ہے اور بلاشک و شبہ سعادت و خوشبختی اور عزت و تکریم اور بہتر انجام اور نجات تو اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ہے.

اور اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی میں ہلاکت و تباہی اور نقصان ہی نقصان اور برا انجام ہے، اور اسی طرح لباس ٹخنوں سے اوپر رکھنا بھی فرض ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جو ٹخنوں سے نیچے لباس ہے وہ آگ میں ہے"

اسے امام بخاری نے صحیح بخاری میں روایت کیا ہے.

اور ایک روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تین قسم کے افراد کو روز قیامت نہ تو اللہ تعالی دیکھے گا اور نہ ہی انہیں پاک کریگا، اور ان کے لیے المناک عذاب ہے ایک تو ٹخنوں سے لباس نیچے رکھنے والا، اور دوسرا احسان جتلانے والا، اور جھوٹی قسم اٹھا کر اشیاء فروخت کرنے والا"

اسے امام مسلم نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے.

اورایک روایت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تکبر کی بنا پر لباس کھینچ کر چلنے والے کو اللہ تعالی دیکھے گا بھی نہیں"

متفق علیہ.

مسلمان مرد پر واجب ہے کہ وہ اللہ کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اپنا لباس ٹخنوں سے اونچا رکھے چاہے وہ قمیص ہو یا تہ بند یا پائجامہ یا جبہ، لباس ٹخنوں سے نیچے نہیں ہونا چاہیے، بلکہ افضل تو یہ ہے کہ آدھی پنڈلی تک ہو.

اوراگر تکبر کی بنا پر لباس ٹخنوں سے نیچے رکھا جائے تو یہ اور بھی زیادہ گناہ ہے، لیکن اگر سستی کی بنا پر ہو تکبر کی وجہ سے نہیں تو یہ بھی برائی ہے صحیح قول کے مطابق ایسا کرنے والا گنہگار ہے، لیکن اس کا گناہ تکبر کرنے والے سے کم ہے.

بلاشک وشبہ ٹخنوں سے نیچے لباس رکھنا تکبر کا وسیلہ اور ذریعہ ہے چاہے ایسا کرنے والا تکبر کا گمان نہ کرتا ہو، اوراس لیے بھی کہ احادیث میں واردشدہ وعید عام ہے اس لیے اس معاملہ میں سستی سے کام لینا جائز نہیں.

رہا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا قصہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا یہ کہنا کہ : میری تہ بند نیچے ہو جاتی ہے اور میں اس کا بہت خیال رکھتا ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا :

" تو ان میں سے نہیں جو یہ کام تکبر سے کرتے ہیں"

تو یہ اس شخص کے متعلق ہے جس کی حالت میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ جیسی ہو کہ تہ بند بغیر کسی تکبر کے نیچے کھسک جائے لیکن وہ اسے اونچا رکھنے کا خیال رکھے اور بار بار اونچا کرتا رہے، لیکن وہ شخص جو جان بوجھ کر اپنا لباس ٹخنوں سے نیچے رکھے تو یہ وعید اور سزا اس کو عام اور شامل ہوگی وہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی طرح نہیں.

لباس ٹخنوں سے نیچا رکھنے میں اوپر بیان کردہ وعید اور سزا کے ساتھ ساتھ اسراف وفضول خرچی اور لباس گندگی اور نجاست میں بھی پڑتا ہے، اور پھر اس میں عورتوں کے ساتھ مشابہت بھی ہوتی ہے، اس لیے ہر مسلمان شخص پر واجب ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس سے محفوظ رکھے.

اللہ تعالی ہی سیدھی راہ کی توفیق دینے والا ہے.